بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان ایک فیصلہ کن لمحہ ہے

خطبہ جمعہ آل انڈیا امامس کونسل برموقع نصف اخیر رمضان جولائی ۲۰۱۵ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد !

قال النبی ﷺ الصوم جنة

رمضان کا مہینہ ہر سال ربانی برکتوں ورحمتوں کے بیش بہا خزانے لے کرامت مسلمہ کو ہر طرح کی مادی وروحانی ترقیات سے ہمکنار کرنے کے لئے آتا ہے، رسول کریم ﷺ نے روزے کو ڈھال قرار دیا ہے، دنیا کا ہر ذی ہوش آدمی جانتا ہے کہ ڈھال کس کام آتی ہے، ڈھال وہ ہتھیار ہے جس کو انسان اپنے دشمنوں کی سرکوبی کے لئے استعمال کرتا ہے اور بسا اوقات اقدام بھی کرتا ہے۔ قرآن کے الفاظ میں لعلکم تتقون، روزوں کا اہتمام کر کے تم اپنے کو اتنا طاقتور بنالو کہ دنیا کی تمام طاغوتی وشیطانی طاقتیں تمہارا بال بیکا نہ کرسکیں گویا روزہ کا مقصد کیرکٹر وکردار کی تعمیر ہے یہ کوئی معمولی عمل نہیں ہے اس روئے زمین پر قومیں اپنے کردار ہی سے پہچانی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف عبادتوں کے ذریعہ اس امت کے کردار کو سنوارنے کی کوشش کی ہے۔ نماز، حج، زکوۃ، روزہ سب ہم کو یہی پیغام دیتے ہیں کہ ہم اجتماعی طور پر اپنی جمعیت کی شیرازہ بندی سے ایک پل کے لئے غفلت نہ برتیں۔ اور کبھی بھی اپنے کردار کا سودا نہ کریں، حالات کتنے ہی پر خطر کیوں نہ ہوں شیطانی طاقتیں کتنی ہی منظم کیوں نہ ہوں، ہمیں اپنے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر طرح کی باطل طاقتوں سے ہر دور میں نبرد آزمائی کرنی ہے روزے کی حالت میں روزہ دار زبردست خدائی تائید کے ساتھ ہوتا ہے حدیث قدسی ہے: الصوم لی وأنا اجزی بہ اللہ کہتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہیں اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا، تمام عبادتوں اور نیک اعمال کا بدلہ خدا ہی دیتا ہے مگر بیچ میں فرشتے واسطہ ہوتے ہیں روزے کی یہ خصوصیت ہے کہ رب کائنات براہے راست اپنے بندے کو اپنے ہاتھ سے بدلہ عطا فرماتا ہے، لیکن یہ قابل غور بات ہے کہ یہ بدلہ انہیں لوگوں کو ملے گا جو اپنے کردار کی تعمیر کے لئے کوشاں ہوں گے۔ لاصوم الا بالکف عن محارم اللہ، روزہ اسی وقت معتبر ہوگا جب اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کیا جائے، کوئی روزہ بھی رکھے اور شیطان کی صحبتوں میں رہ کر رنگ رلیاں منائے، اس کی زبان جھوٹ کے انگارے اگلے، غیبت گالی گلوج کا دھواں اس کے منھ سے نکل کر اپنے گردوپیش کے ماحول کو متعفن کرے، ایسے روزے دار کے بارے میں شہنشاہ کونین ﷺ کی یہ وعید انتہائی چشم کشا ہے من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی أن یدع شرابہ وطعامہ، جو جھوٹ اور اس کو عملی شکل دینے سے اپنے کو محفوظ نہ رکھ سکے تو اللہ کو اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑے۔

رمضان بے شک عبادتوں تلاوت قرآن، نوافل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کا مہینہ ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ رمضان قوم مسلم کو یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ مظلوم مسلمانوں کی حریت وآزادی، ان کے حقوق، ان کی خوشحالی، ان کی مذہبی، سیاسی، علمی، تہذیبی قدروں کا تحفظ بھی عبادت ونیکی ہے بلکہ اسلامی تاریخ ہم کو یہ بتاتی ہے کہ بسا اوقات قوم مسلم کے حقوق کے تحفظ کی لڑائی رمضان کے روزوں، نوافل سے زیادہ ضروری اور اہم ہوجاتی ہے۔

مسلمانو! کیا تم کو یاد نہیں کہ اسلام کی پہلی جنگ بدر ہے جو ۲ھ رمضان میں لڑی گئی، کیوں لڑی گئی یہ جنگ وہ بھی رمضان میں ،شہنشاہ کونین ﷺ اپنے جاں نثاروں کو رمضان میں مہلت دیدیتے اور اس جنگ کو یہ کہہ کر رمضان کے بعد کے لئے موخر کر دیتے کہ ابھی عبادت کا وقت ہے، زیادہ سے زیادہ روح کو قرآن کی تلاوت سے بالیدہ کرنے کی ضرورت ہے، جنگ کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے اس میں بڑے بڑے جیالوں کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔ بڑے بڑے بہادر ہمت ہار بیٹھتے ہیں، پھر دن بھر بھوکے پیاسے رہ کر جنگ کیسے لڑی جائے گی ہزاروں بہانے ہوسکتے تھے،لیکن قربان جائے ذات رسالتماب ﷺ پر آپ ؐ نے پوری جرائت وحوصلے کے ساتھ مٹھی بھر بے سرو سامان مسلمانوں کو بدر کے میدان میں اتار دیا کیونکہ آپ ؐ کو پوری طرح یہ معلوم تھا کہ باطل وفرقہ پرست طاقتوں سے اگر اعراض کیا گیا،چشم پوشی کی گئی تو اس کے حوصلے اور بلند ہو جائیں گے،اس کو اسلام کے خلاف سازشیں کرنے کا مزید موقع ملے گا، چنانچہ آپ ؐ ۱۲رمضان ۲ھ کو ۳۱۳ غازیان اسلام کو لے کر مدینے سے نکلے اور ۱۷رمضان کو حق و باطل کے درمیان وہ معرکہ گرم ہوا جس کو قرآن حکیم نے یوم الفرقان سے تعبیر کیا ہے،یعنی یہ وہ دن تھا جب حق تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان امتیاز کر دیا اور حق کے پرستاروں کو زبردست فتح نصیب فرمائی، و لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون۔

امت مسلمہ نے آخر اس سبق کو کیوں بھلا دیا، کیوں اسے یہ یاد نہیں رہا کہ جب پرستاران توحید کے حقوق وآزادی محفوظ نہیں رہے گی تو کیونکر وہ ایک زندہ اور صاحب پیغام قوم کی حیثیت سے اس روئے زمین پر باقی رہیں گے۔

آج اس ملک میں ظالم فرقہ پرستوں کی طرف سے ۳۰ کروڑ مسلمانوں کو جو چیلنجز درپیش ہیں ان کا مقابلہ کرنے اور دشمنان دین کی ناپاک سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے ہم کو اسی طرح بغیر کسی تاخیر کے کمر بستہ ہونا پڑیگا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے دور اول کے دشمنان حق سے بغیر کسی تاخیر کے مقابلہ کرکے ان کی کمر توڑی تھی۔

رمضان کا واقعہ بدر سے بڑا گہرا رشتہ ہے لیکن افسوس عام طور ہمارے واعظین ومقررین اس تناظر میں واقعہ بدر کا ذکر نہیں کرتے جبکہ آج زیادہ ضرورت ہے کہ امت کی سرد انگیٹھیوں کو گرمایا جائے، ان کی غیرت ایمانی کو مہمیز کیا جائے، ان کو بتایا جائے کہ جس طرح رمضان میں تراویح پڑھنا عبادت ہے، روزہ رکھنا عبادت ہے دیگر خیر کے کام کا ثواب زیادہ ہے، اسی طرح امت مسلمہ کے حقوق کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑا ہونا بھی عبادت ہے بلکہ اس میں نیکیوں کا ثواب زیادہ ہے تو اس ماہ مبارک میں مسلمانوں کی ذمے داری بھی دو چند ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ستم رسیدہ بھائیوں کی طرف مدد کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔

آج کتنے مسلمان ہے جو مصر میں یہودی وصہیونی لابی کی طرف سے الاخوان المسلمون پر ہونے والے مظالم کے خلاف کھڑے ہونے کو تیار ہیں، برما میں خون مسلم سے ہولیاں کھیلی جا رہی ہیں ہر جگہ خون مسلم کی ارزانی سے زمین لالہ زار ہے ہندوستان کا نادان مسلمان شترمرغ کی طرح ریت کے تودے میں سر دیکر اپنے کو خطرات سے محفوظ سمجھتا ہے، رمضان کا مہینہ تم کو یاد دلانے کے لئے آیا ہے کہ نصرت حق کے لئے کمر کس لو جو اللہ کل بدر کے میدان میں اہل باطل پر غلبہ دینے پر قادر تھا آج بھی وہ اسی طرح قادر ہے اس کا خود اعلان ہے یاایھا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم ،اس کا وعدہ ہے کہ وہ اس ملک میں تمہارے قدم جمائے گا بشرطیکہ تم قدم

اٹھانے کے لئے تیار ہو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں فیصلہ کرنے کا وقت ہے کیونکہ جو قوم خود فیصلہ نہیں کرسکتی دنیا کی ساری تدبیریں حکمت وسائنس بلکہ طاقتور سلطنتیں بھی اس قوم کی مدد نہیں کرسکتیں جن قوموں نے اپنے ضمیر کے ساتھ اپنے عقیدے اور اپنے ایمان کے ساتھ ان اصولوں کے ساتھ جوان کو جان سے زائد عزیز تھے دنیا میں باقی رہنے کا فیصلہ نہیں کیا ان کا نام حرف غلط کی طرح لوح جہاں سے مٹا دیا گیا فیصلوں نے سلطنتیں قائم کی ہیں اور مٹا دی ہیں فیصلوں نے تہذیبیں پیدا کی ہیں اور تہذیبوں کا گلا گھونٹ دیا ہے فیصلوں نے قوموں کو دنیا کے ایک سرے سے اٹھا کر دینا کے دوسرے سرے پر پہونچا دیا ہے اور عزم وفیصلہ کی غیر موجودگی نے جیتی جاگتی دوڑتی بھاگتی زندہ اور توانا قوم کو بے جان مجسموں کی طرح باقی رکھا اور مردوں کی طرح دفن کر دیا، سرور کونین ﷺ کا رمضان کے مہینے میں باطل سے ٹکر لینے کا وہ حتمی فیصلہ ہی تھا جس نے اس امت کو باقی رہنے اور قیامت تک اپنے پیغام کے ساتھ زندہ رہنے کا حق بخشا اگر رسول اللہ ﷺ کا وہ دوٹوک فیصلہ نہ ہوتا تو شاید یہ امت اپنے روز اول ہی فنا ہو جاتی۔

اس لئے میرے بھائیو رمضان کے مبارک مہینے میں یہ فیصلہ کرو کہ تم کو اس ملک میں اپنے پورے حقوق اور ملی تشخص کے ساتھ نہ صرف باقی رہنا ہے بلکہ ملکی اقتدار میں حصے دار بننا ہے کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے ہمارے اجداد نے اس کو اپنے خون جگر سے سیراب کیا ہے ہم کرایہ دار نہیں ہیں بلکہ ہم حصے دار ہیں یہاں کی تمام چیزوں پر ہم مالکانہ حق رکھتے ہیں۔

رمضان کے مہینے میں جہاں روزے، تراویح وتلاوت قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے وہیں زکوۃ دینے پر بھی مسلمان توجہ دیتے ہیں قرآن میں بار بار وآتوا الزکوۃ زکوۃ دو کی تاکید کی گئی کہیں قرآن میں زکوۃ لینے کی بات نہیں کہی گئی، گویا اللہ کی منشا یہ ہے کہ ہر مسلمان اتنا کمائے اور اتنی دولت اس کے پاس ہو جائے کہ وہ زکواۃ دینے والا بن جائے۔

عجیب وغریب نکتہ ہے یہ قرآن حکیم کا اس امت کو جائز طریقے سے مال کمانے میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے، دولت نہیں ہوگی تو ملت کے بہت سے ضروری مسائل کیسے حل ہوں گے جیسا کہ آج اس ملک میں ہو رہا ہے قلت وسائل نے امت مسلمہ کو گونا گوں مسائل سے دوچار کر رکھا ہے۔

رمضان کے روزے جب مکمل ہو جاتے ہیں تو عید منائی جاتی ہے عید کے معنی خوشی کے ہوتے ہیں لیکن میرے بھائیو ہم اپنی خوشیوں میں اتنا مگن نہ ہو جائیں کہ ہم کو اپنے محلے کے غریب ونادار اپنے بھائی یاد نہ رہ جائیں، اسلام غمخواری کا مذہب ہے بھائی چارگی کا دین ہے، بھلائی واحسان کی تعلیم لے کر آیا ہے، ہم اپنے بے کس بھائیوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں، یتیموں، بیواؤں، پریشان حالوں کے سروں پر شفقت وپیار، مدد وتعاون کا ہاتھ رکھ کر ان کے دلوں میں خوشی کی کلیوں کو کھلنے کا موقع دیں یہی ہماری حقیقی خوشی ہے اور خدا کی طرف سے اصلی انعام وبدلہ ہے۔ الصوم لی و أنا أجزی به.